باب-26

کافروں کی دوستی

☆ لَّا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ .

ترجمہ: مسلمانوں کو مناسب نہیں کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستی پیدا کریں۔ اور جو ایسا کرے گا اس کو اللہ سے کوئی ربط نہیں، مگر ہاں! اپنے بچاؤ کے لیے ان سے مل جل سکتے ہیں۔ اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور اللہ ہی کی طرف سب کی بازگشت (اور سب کا انجام) ہے۔ (سورۃ آل عمران: آیت 28)

دیکھو! کافروں کے شر سے بچنے کے لیے ان سے دنیاوی تعلقات رکھ سکتے ہیں۔ مگر اس طرح نہیں کہ اپنے دل میں ان کی محبت بھر لو، ان کی صورت شکل بنالو، ان کے قدم بہ قدم چلو، ان کے عیبوں کو بھی ہنر سمجھنے لگو۔ جب کہ حق پرست اور ایمان داروں سے ٹھٹھا کرو، ان کا مضحکہ اڑاؤ۔ اور مذہبی مسلمان سے بین الاقوامی مسلمان بن جاؤ۔ دل سے محبت کرنا الگ بات ہے اور معمولی لین دین کرنا جدا بات۔

صاحبو! ذرا اس زمانے کے حال پر غور کرو۔ کیا کافروں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں گھر نہیں کر گئی؟ اور جو عیوب کافروں میں تھے کیا وہ سب اب مسلمانوں میں آ نہیں گئے؟ وہی ان کی شراب خوری ہے، وہی قمار بازی ہے، وہی جھوٹے پروپیگنڈے ہیں، وہی جھوٹی قسمیں ہیں، سود خوری ہے، زناکاری ہے، وہی کوٹ پتلون ہے، وہی نکٹائی ہے۔ نام بھی تو اب A، B، C، D کے رکھنے لگ گئے ہیں۔ اب کس طرح تم کو پہچانیں کہ تم مسلمان ہو؟ آج کل کے مسلمان کیا ہیں، ایک بے پیندے کا لوٹا ہیں۔ کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر، بیچ میں اَدھر۔ نہ کوئی مذہب ہے نہ کوئی تہذیب ہے۔ نہ کوئی پالیسی ہے۔ نہ کوئی پختہ رائے ہے۔ اس صورت سے تم کس طرح زندہ رہ سکو گے۔۔؟ بس! تقیہ۔۔! تقیہ۔۔!! تمھارے اس ڈر خوف نے تو ایمان کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔ تم لوگوں میں نہ اگلوں سا مزہ ہے نہ اگلی خوشبو ہے۔ دیکھو! اللہ سے ڈرو۔ اللہ ہی کو منہ دکھانا ہے۔ سب کا انجام اللہ کی طرف ہے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر۔

صاحبو! ذرا ہندوستان کے آج کل کے مسلمانوں پر غور کرو۔ مختلف فرقے پیدا ہوگئے ہیں۔ کوئی کیمونسٹ ہے تو کوئی کانگریسی ہے۔ ان کا کام ہے غیر مسلوں سے دوستی پیدا کرنا، ان کی ہاں میں ہاں ملانا۔ دیکھو جو اللہ کا مخالف ہے، جس پر عذابِ الٰہی نازل ہونے والا ہے، اس سے کاہے کی دوستی۔۔۔؟ کیسی دوستی۔۔۔؟ دشمنِ خدا کا دوست، دشمن۔ ان لوگوں کا رات دن کا کام کیا ہے؟۔۔۔ علمائے دین کو اور مذہبی لوگوں کو برا بھلا کہنا۔ ان میں سے ہر ایک یہ سمجھتا ہے کہ میں آزاد ہوں مگر حقیقت میں وہ ان کافروں کا غلام ہے۔ البتہ مذہب سے ضرور آزاد ہے۔ کافروں سے محبت کا نتیجہ کیا ہوا، کچھ معلوم ہے؟ کافروں نے کانگریسی مسلمانوں کا بھی صفایا کردیا۔ یاد رکھو۔۔۔! اپنے دشمنوں کو دوست سمجھنا سفاہت یعنیfoolishness ہے، حماقت اور stupidity ہے۔ جب اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اور بلا آتی ہے تو کوئی نہیں بچتا، ساتھ اچھوں کو بھی لے جاتی ہے۔ آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق جزا ملتی ہے۔ مگر یہاں تو بلا سے کوئی نہیں بچتا۔ بُری باتوں سے روکنا پیشواؤں اور لیڈروں کا کام ہے۔

سورۃ المائدہ کی آیت 82 کہتی ہے لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا وَلَتَجِدَنَّ أَقْرَبَهُم مَّوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۔ مسلمانوں سے زیادہ عداوت رکھنے والے تم یہودیوں اور مشرکین کو پاؤ گے۔ تم ہو کہ ان میں محبت سے گھسے جاتے ہو۔ وہ تم سے ہرگز محبت نہیں کرتے۔ جب موقع ملتا ہے تو تم کو نقصان پہنچا دیتے ہیں۔ آخر تمھاری یہ جھوٹی دادرسی کب تک۔۔۔؟ دشمنانِ خدا کو اپنا دوست نہ سمجھو۔ کفر اور اسلام نہ کبھی ملے ہیں اور نہ کبھی ملیں گے۔ تم ان سے ملنے کی لاکھ کوشش کرو لیکن تیل، پانی سے ہرگز نہ ملے گا۔ اپنے پیروں پر آپ کھڑے ہو۔ بَل میں بَل اپنا بَل۔ خوداعتمادی سیکھو۔ کب تک دوسروں کی دُم پکڑے رہو گے۔

یہ بے دین، بے دین تم ہو تو مانیں
عبث پھر منانے کی تیاریاں ہیں

سورۃ النساء کی آیت 91 میں بھی اللہ تعالیٰ توجہ دلاتا ہے کہ سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَن يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّ مَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِن لَّمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَـٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُّبِينًا ۔

یعنی کفار اور بے ایمانوں سے دوستی نہ کرو۔ ان کی میٹھی میٹھی باتوں میں نہ آؤ۔ یہ بڑے بد عہد ہیں، بے ایمان ہیں۔ ان کو جہاں موقع ملے گا فتنہ اور فساد میں کود پڑیں گے۔ مگر ہاں جن سے معاہدہ ہے، یا جو تم سے نہیں لڑتے ان سے نہ لڑو۔ ان سے ملنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مگر فتنہ انگیزوں کو جہاں پاؤ ان کو پکڑو اور مار دو۔ تمھاری حجت ان پر قائم ہے۔ اور ان کے لیے کوئی عذر و حیلہ باقی نہیں ہے۔ فتنہ و فساد کا روکنا اور لڑنے والوں سے لڑنا ہر مرد کا فرض ہے۔ مسلم ہرگز ذلیل و خوار ہونے کے لیے تیار نہیں۔ وہ لڑنے سے نہیں ہچکچاتا۔ دین اور عزت ہمیشہ اس کے پیش نظر رہتے ہیں۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کی پروا نہیں۔

آج کل لفظ محبت، شرمندۂ معنی نہیں ہے۔ ہر ایک قوم دوسری قوم کو ذلیل سمجھتی ہے۔ اور ان سے غلاموں کا سا سلوک کرتی ہے۔ اس زمانے میں پادری بھی ہیں تو سیاسیات کے نمائندے۔ دوسرے کے ملک میں پہنچ کر شر و فساد پھیلاتے ہیں۔ اور اس کے ملک پر قبضہ کرنے کی ایک وجہ بن جاتے ہیں۔ افسوس۔۔۔! اس وقت نہ مسلمان مسلمان ہیں نہ عیسائی عیسائی۔ اب خدا پرستی کی جگہ زر پرستی نے لے لی ہے۔ سب سے بے حس کون ہیں؟ مسلمان۔۔۔! لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

صاحبو! کافروں کا کہا ماننے کا انجام کیا ہے؟۔۔۔ دین سے دور ہو جانا ہے۔ تباہی و بربادی میں گرفتار ہو جانا ہے۔ دیکھ رہے ہو، تم پہلے کیا تھے؟ کیا ہو رہے ہو؟ ان کافروں سے کسی قسم کی امید نہ رکھو۔ ان کو اپنا آقا نہ مانو۔ ان کو اپنا کارساز نہ سمجھو۔ اللہ تمھارا مولیٰ ہے۔ اسی پر اعتماد کرنا اَولیٰ ہے۔ اللہ ہی کے ہاتھ میں فتح و نصرت ہے۔ تم اطاعت کرو، وہ نصرت دے گا۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ 3 صفحہ 96، 97 پارہ 4 صفحہ 25، 26، 53 پارہ 5 صفحہ 71 تا 73، 118، 119
پارہ 6 صفحہ 126 اور پارہ 28 صفحہ 11 }

متفرقات۔Miscellaneous

- صبر کی کئی اقسام ہیں۔

(1) صبر علی العبادۃ: عبادت کی مشکلات کو برداشت کرنا۔

(2) صبر عن المعصیۃ: گناہ سے بچنے میں جو سختی ہے اس کو برداشت کرنا۔

(3) صبر علی البلاء: مصائب وبلا کو برداشت کر لینا۔

- اس کے علاوہ بھی صبر کی دو قسمیں ہیں۔

(1) بدنی: پھر بدنی کی بھی دو اقسام ہیں۔

(الف) فعلی: مشقت اور تکلیف دہ کاموں کو کرنا۔

(ب) انفعالی: درد و تکلیف کو برداشت کرنا۔

(2) نفسانی: نفس کو اس کی خواہشوں سے روکنا۔ اس کی بھی کئی صورتیں ہیں۔

(الف) عفت: خواہشِ شکم اور طلبِ نساء سے روکنا۔

(ب) زہد: بے ضرورت چیز سے خود کو روکنا۔

(ج) تقویٰ: دین میں نقصان دہ کاموں سے روکنا۔

(د) حلم: انتقام سے روکنا۔

(ہ) قناعت: تھوڑے پر راضی رہنا۔

(و) متانت: چھوٹی چھوٹی باتوں پر مشتعل نہ ہو جانا۔

بات یہ ہے کہ تکلیف کے وقت خدا یاد آتا ہے۔ غفلت دور ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ساتھ ہی ہے۔ صرف بُعدِ خیالی کا دور ہونا ہی ہے۔ پھر تم، اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ، کا جلوہ دیکھ لوگے۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی۔ پارہ2 صفحہ 13 }

Siddiqui Publications